https://www.afkareislami.com

الْمُقَدَّمُ، وَ السَّنَامُ الْاَعْظَمُ، وَ لَقَدْ شَفٰى وَ حَاوِحَ صَدْرِیْ اَنْ رَّاَیْتُکُمْ بِاَخَرَةٍ، تَحُوْزُوْنَهُمْ کَمَا حَازُوْکُمْ، وَ تُزِیْلُوْنَهُمْ عَنْ مَّوَاقِفِهِمْ کَمَآ اَزَالُوْکُمْ حَسًّا بِالنِّصَالِ، وَ شَجْرًا بِالرِّمَاحِ، تَرْکَبُ اُوْلَاهُمْ اُخْرَاهُمْ کَالْاِبِلِ الْهِیْمِ الْمَطْرُوْدَةِ، تُرْمٰى عَنْ حِیَاضِهَا، وَ تُذَادُ عَنْ مَّوَارِدِهَا.

ہو۔ میرے سینے سے نکلنے والی کراہنے کی آوازیں اسی وقت دَب سکتی ہیں کہ جب میں دیکھ لوں کہ آخر کار جس طرح انہوں نے تمہیں گھیر رکھا ہے تم نے بھی انہیں اپنے نرغہ میں لے لیا ہو اور جس طرح انہوں نے تمہارے قدم اکھیڑ دیئے ہیں اسی طرح تم نے بھی ان کے قدم ان کی جگہوں سے اکھیڑ ڈالے ہوں، تیروں کی بوچھاڑ سے انہیں قتل کرتے ہوئے اور نیزوں کے ایسے ہاتھ چلاتے ہوئے کہ جس سے ان کی پہلی صفیں دوسری صفوں پر چڑھی جاتی ہوں، جیسے ہنکائے ہوئے پیاسے اونٹ کہ جنہیں ان کے تالابوں سے دور پھینک دیا گیا ہو اور انکے گھاٹوں سے علیحدہ کر دیا گیا ہو۔

-----☆☆-----

--☆☆--

(۱۰۶) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ

وَ هِیَ مِنْ خُطَبِ الْمَلَاحِمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَجَلِّیْ لِخَلْقِهٖ بِخَلْقِهٖ، وَ الظَّاهِرِ لِقُلُوْبِهِمْ بِحُجَّتِهٖ، خَلَقَ الْخَلْقَ مِنْ غَیْرِ رَوِیَّةٍ، اِذْ کَانَتِ الرَّوِیَّاتُ لَا تَلِیْقُ اِلَّا بِذَوِی الضَّمَآئِرِ، وَ لَیْسَ بِذِیْ ضَمِیْرٍ فِیْ نَفْسِهٖ. خَرَقَ عِلْمُهٗ بَاطِنَ غَیْبِ السُّتُرَاتِ، وَ اَحَاطَ بِغُمُوْضِ عَقَآئِدِ السَّرِیْرَاتِ.

[مِنْهَا: فِیْ ذِکْرِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم]

اِخْتَارَهٗ مِنْ شَجَرَةِ الْاَنْبِیَآءِ، وَ مِشْکَاةِ الضِّیَآءِ، وَ ذُؤَابَةِ الْعُلْیَآءِ، وَ سُرَّةِ الْبَطْحَآءِ، وَ مَصَابِیْحِ الظُّلْمَةِ، وَ یَنَابِیْعِ الْحِکْمَةِ.

خطبہ (۱۰۶)

یہ ان خطبوں میں سے ہے جن میں زمانہ کے حوادث وفتن کا تذکرہ ہے

تمام حمد اس اللہ کیلئے ہے جو اپنے مخلوقات کی وجہ سے مخلوقات کے سامنے عیاں ہے اور اپنی حجت و برہان کے ذریعہ سے دلوں میں نمایاں ہے۔ اس نے بغیر سوچ بچار میں پڑے مخلوق کو پیدا کیا۔ اس لئے کہ غور وفکر اس کے مناسب ہوا کرتی ہے جو دل و دماغ (جیسے اعضاء) رکھتا ہو اور وہ دل و دماغ کی احتیاج سے بری ہے۔ اس کا علم غیب کے پردوں میں سرایت کئے ہوئے ہے اور عقیدوں کی گہرائیوں کی تہ تک اترا ہوا ہے۔

[اس خطبہ کا یہ جز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے]

انہیں انبیاءؑ کے شجرہ، روشنی کے مرکز (آل ابراہیمؑ)، بلندی کی جبیں (قریش)، بطحاء کی ناف (مکہ) اور اندھیرے کے چراغوں اور حکمت کے سرچشموں سے منتخب کیا۔

https://www.afkareislami.com

[وَ مِنْهَا]

طَبِيْبٌ دَوَّارٌ بِطِبِّهٖ، قَدْ اَحْكَمَ مَرَاهِمَهٗ، وَ اَحْمٰى مَوَاسِمَهٗ، يَضَعُ مِنْ ذٰلِكَ حَيْثُ الْحَاجَةُ اِلَيْهِ، مِنْ قُلُوْبٍ عُمْيٍ، وَ اٰذَانٍ صُمٍّ، وَ اَلْسِنَةٍ بُكْمٍ، مُتَتَبِّعٌ بِدَوَآئِهٖ مَوَاضِعَ الْغَفْلَةِ، وَ مَوَاطِنَ الْحَيْرَةِ، لَمْ يَسْتَضِيْئُوْا بِاَضْوَآءِ الْحِكْمَةِ، وَ لَمْ يَقْدَحُوْا بِزِنَادِ الْعُلُوْمِ الثَّاقِبَةِ، فَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ كَالْاَنْعَامِ السَّآئِمَةِ، وَ الصُّخُوْرِ الْقَاسِيَةِ.

قَدِ انْجَابَتِ السَّرَآئِرُ لِاَهْلِ الْبَصَآئِرِ، وَ وَضَحَتْ مَحَجَّةُ الْحَقِّ لِخَابِطِهَا، وَ اَسْفَرَتِ السَّاعَةُ عَنْ وَّجْهِهَا، وَ ظَهَرَتِ الْعَلَامَةُ لِمُتَوَسِّمِهَا. مَا لِيَ اَرَاكُمْ اَشْبَاحًا بِلَا اَرْوَاحٍ، وَ اَرْوَاحًا بِلَا اَشْبَاحٍ، وَ نُسَّاكًا بِلَا صَلَاحٍ، وَ تُجَّارًا بِلَا اَرْبَاحٍ، وَ اَيْقَاظًا نُّوَّمًا، وَ شُهُوْدًا غُيَّبًا، وَ نَاظِرَةً عَمْيَآءَ، وَ سَامِعَةً صَمَّآءَ، وَ نَاطِقَةً بُكْمَآءَ.

رَايَةُ ضَلَالَةٍ قَدْ قَامَتْ عَلٰى قُطْبِهَا، وَ تَفَرَّقَتْ بِشُعَبِهَا، تَكِيْلُكُمْ بِصَاعِهَا، وَ تَخْبِطُكُمْ بِبَاعِهَا، قَآئِدُهَا خَارِجٌ مِّنَ الْمِلَّةِ، قَآئِمٌ عَلَى الضَّلَّةِ، فَلَا يَبْقٰى يَوْمَئِذٍ مِّنْكُمْ اِلَّا ثُفَالَةٌ كَثُفَالَةِ الْقِدْرِ، اَوْ نُفَاضَةٌ كَنُفَاضَةِ

[اس خطبہ کا یہ حصہ بھی رسول ﷺ ہی سے متعلق ہے]

وہ ایک طبیب تھے جو اپنی حکمت وطب کو لئے ہوئے چکر لگا رہا ہو، اس نے اپنے مرہم ٹھیک ٹھاک کر لئے ہوں اور داغنے کے آلات تپا لئے ہوں، وہ اندھے دلوں، بہرے کانوں، گونگی زبانوں (کے علاج معالجہ) میں جہاں ضرورت ہوتی ہے، ان چیزوں کو استعمال میں لاتا ہو اور دوا لئے غفلت زدہ اور حیرانی و پریشانی کے مارے ہوؤں کی کھوج میں لگا رہتا ہو۔ مگر لوگوں نے نہ تو حکمت کی تنویروں سے ضیا و نور کو حاصل کیا اور نہ علومِ درخشاں کے چقماق کو رگڑ کر نورانی شعلے پیدا کئے، وہ اس معاملہ میں چرنے والے حیوانوں اور سخت پتھروں کے مانند ہیں۔

اہل بصیرت کیلئے چھپی ہوئی چیزیں ظاہر ہوگئی ہیں اور بھٹکنے والوں کیلئے حق کی راہ واضح ہوگئی اور آنے والی ساعت نے اپنے چہرے سے نقاب الٹ دی اور غور سے دیکھنے والوں کیلئے علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں، لیکن تمہیں مَیں دیکھتا ہوں کہ پیکر بے روح اور روحِ بے قالب بنے ہوئے ہو، عابد بنے پھرتے ہو بغیر صلاح وتقویٰ کے اور تاجر بنے ہوئے ہو بغیر فائدوں کے، بیدار ہو مگر سو رہے ہو، حاضر ہو مگر ایسے جیسے غائب ہوں، دیکھنے والے ہو مگر اندھے، سننے والے ہو مگر بہرے، بولنے والے ہو مگر گونگے۔

گمراہی کا جھنڈا تو اپنے مرکز پر جم چکا ہے اور اسکی شاخیں (ہر سُو) پھیل گئی ہیں۔ تمہیں (تباہ کرنے کیلئے) اپنے پیمانوں میں تول رہا ہے اور اپنے ہاتھوں سے تمہیں اِدھر اُدھر بھٹکا رہا ہے اس کا پیشرو ملتِ (اسلام) سے خارج ہے اور گمراہی پر ڈٹا کھڑا ہے۔ اس دن تم میں سے کوئی نہیں بچے گا، مگر کچھ گرے پڑے لوگ، جیسے دیگ کی کُھرچن یا تھیلے کے جھاڑنے سے گرے ہوئے ریزے۔ وہ گمراہی تمہیں اس

https://www.afkareislami.com

الْعِكْمِ، تَعْرُكُكُمْ عَرْكَ الْاَدِيْمِ، وَ تَدُوْسُكُمْ دَوْسَ الْحَصِيْدِ، وَ تَسْتَخْلِصُ الْمُؤْمِنَ مِنْ بَيْنِكُمْ اسْتِخْلَاصَ الطَّيْرِ الْحَبَّةَ الْبَطِيْنَةَ مِنْ بَيْنِ هَزِيْلِ الْحَبِّ.

اَيْنَ تَذْهَبُ بِكُمُ الْمَذَاهِبُ، وَ تَتِيْهُ بِكُمُ الْغَيَاهِبُ، وَ تَخْدَعُكُمُ الْكَوَاذِبُ؟ وَ مِنْ اَيْنَ تُؤْتَوْنَ وَ ﴿اَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ﴾؟ فَلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ، وَ لِكُلِّ غَيْبَةٍ اِيَابٌ، فَاسْتَمِعُوْا مِنْ رَبَّانِيِّكُمْ، وَ اَحْضِرُوْا قُلُوْبَكُمْ، وَ اسْتَيْقِظُوْا اِنْ هَتَفَ بِكُمْ، وَ لْيَصْدُقْ رَآئِدٌ اَهْلَهٗ، وَ لْيُجْمِعْ شَمْلَهٗ، وَ لْيُحْضِرْ ذِهْنَهٗ، فَلَقَدْ فَلَقَ لَكُمُ الْاَمْرَ فَلْقَ الْخَرَزَةِ، وَ قَرَفَهٗ قَرْفَ الصَّمْغَةِ.

فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَخَذَ الْبَاطِلُ مَاْخِذَهٗ، وَ رَكِبَ الْجَهْلُ مَرَاكِبَهٗ، وَ عَظُمَتِ الطَّاغِيَةُ، وَ قَلَّتِ الدَّاعِيَةُ، وَ صَالَ الدَّهْرُ صِيَالَ السَّبُعِ الْعَقُوْرِ، وَ هَدَرَ فَنِيْقُ الْبَاطِلِ بَعْدَ كُظُوْمٍ، وَ تَوَاخَى النَّاسُ عَلَى الْفُجُوْرِ، وَ تَهَاجَرُوْا عَلَى الدِّيْنِ، وَ تَحَابُّوْا عَلَى الْكَذِبِ، وَ تَبَاغَضُوْا عَلَى الصِّدْقِ.

فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَانَ الْوَلَدُ غَيْظًا، وَ الْمَطَرُ قَيْظًا، وَ تَفِيْضُ اللِّئَامُ فَيْضًا،

طرح مسل ڈالے گی جس طرح چمڑے کو مسلا جاتا ہے اور اس طرح روندے گی جیسے کٹی ہوئی زراعت کو روندا جاتا ہے اور (مصیبت وابتلا کیلئے) تم میں سے مومن (کامل) کو اس طرح چن لے گی جس طرح پرندہ باریک دانوں میں سے موٹے دانہ کو چن لیتا ہے۔

یہ (غلط) روشیں تمہیں کہاں لئے جارہی ہیں اور یہ اندھیاریاں تمہیں کن پریشانیوں میں ڈال رہی ہیں اور یہ جھوٹی امیدیں تمہیں کاہے کا فریب دے رہی ہیں؟ کہاں سے لائے جاتے ہو اور کدھر پلٹائے جاتے ہو؟ ہر میعاد کا ایک نوشتہ ہوتا ہے اور ہر غائب کو پلٹ کر آنا ہے۔ اپنے عالم ربانی سے سنو۔ اپنے دلوں کو حاضر کرو۔ اگر تمہیں پکارے تو جاگ اٹھو۔ قوم کے نمائندہ کو تو اپنی قوم سے سچ ہی بولنا چاہیے اور اپنی پریشاں خاطری میں یکسوئی پیدا کرنا اور اپنے ذہن کو حاضر رکھنا چاہیے۔ چنانچہ اس نے حقیقت کو اسطرح واشگاف کردیا ہے جس طرح (دھاگے میں پروئے جانے والے) مہرہ کو چیر دیا جاتا ہے اور اس طرح اسے (تہ سے) چھیل ڈالا ہے جیسے درخت سے گوند۔

باوجود اس کے باطل پھر اپنے مرکز پر آ گیا اور جہالت اپنی سواریوں پر چڑھ بیٹھی، اس کی طغیانیاں بڑھ گئی ہیں اور (حق کی) آواز دَب گئی ہے اور زمانہ نے پھاڑ کھانے والے درندے کی طرح حملہ کردیا ہے اور باطل کا اونٹ چپ رہنے کے بعد پھر بلبلانے لگا ہے، لوگوں نے فسق وفجور پر آپس میں بھائی چارہ کرلیا ہے اور دین کے سلسلہ میں ان میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے، جھوٹ پر تو ایک دوسرے سے یارانہ گانٹھ رکھا ہے اور سچ کے معاملہ میں باہم کدر رکھتے ہیں۔

(ایسے موقعہ پر) بیٹا (آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کے بجائے) غیظ وغضب کا سبب ہوگا اور بارشیں گرمی وتپش کا، کمینے پھیل جائیں

https://www.afkareislami.com

وَ تَغِيْضُ الْكِرَامُ غَيْضًا، وَ كَانَ اَهْلُ ذٰلِكَ الزَّمَانِ ذِئَابًا، وَسَلَاطِيْنُهٗ سِبَاعًا، وَ اَوْسَاطُهٗ اُكَّالًا، وَ فُقَرَاؤُهٗ اَمْوَاتًا، وَ غَارَ الصِّدْقُ، وَ فَاضَ الْكَذِبُ، وَ اسْتُعْمِلَتِ الْمَوَدَّةُ بِاللِّسَانِ، وَ تَشَاجَرَ النَّاسُ بِالْقُلُوْبِ، وَ صَارَ الْفُسُوْقُ نَسَبًا، وَ الْعَفَافُ عَجَبًا، وَ لُبِسَ الْاِسْلَامُ لُبْسَ الْفَرْوِ مَقْلُوْبًا.

-----☆☆-----

(۱۰۷) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

كُلُّ شَيْءٍ خَاشِعٌ لَهٗ، وَكُلُّ شَيْءٍ قَآئِمٌ بِهٖ: غِنٰى كُلِّ فَقِيْرٍ، وَ عِزُّ كُلِّ ذَلِيْلٍ، وَ قُوَّةُ كُلِّ ضَعِيْفٍ، وَ مَفْزَعُ كُلِّ مَلْهُوْفٍ، مَنْ تَكَلَّمَ سَمِعَ نُطْقَهٗ، وَ مَنْ سَكَتَ عَلِمَ سِرَّهٗ، وَ مَنْ عَاشَ فَعَلَيْهِ رِزْقُهٗ، وَ مَنْ مَّاتَ فَاِلَيْهِ مُنْقَلَبُهٗ. لَمْ تَرَكَ الْعُيُوْنُ فَتُخْبِرَ عَنْكَ، بَلْ كُنْتَ قَبْلَ الْوَاصِفِيْنَ مِنْ خَلْقِكَ.

لَمْ تَخْلُقِ الْخَلْقَ لِوَحْشَةٍ، وَ لَا اسْتَعْمَلْتَهُمْ لِمَنْفَعَةٍ، وَ لَا يَسْبِقُكَ مَنْ طَلَبْتَ، وَ لَا يُفْلِتُكَ مَنْ اَخَذْتَ، وَ لَا يَنْقُصُ سُلْطَانَكَ مَنْ عَصَاكَ، وَ لَا يَزِيْدُ فِيْ مُلْكِكَ مَنْ اَطَاعَكَ، وَ لَايَرُدُّ اَمْرَكَ مَنْ سَخِطَ قَضَآءَكَ، وَ لَايَسْتَغْنِيْ عَنْكَ مَنْ تَوَلّٰى عَنْ اَمْرِكَ، كُلُّ سِرٍّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ، وَ كُلُّ غَيْبٍ

گے اور شریف گھٹتے جائیں گے۔ اس زمانہ کے لوگ بھیڑیئے ہوں گے اور حکمران درندے، درمیانی طبقہ کے لوگ کھاپی کر مست رہنے والے اور فقیر و نادار بالکل مردہ، سچائی دَب جائے گی اور جھوٹ اُبھر آئے گا، محبت (کی لفظیں) صرف زبانوں پر آئیں گی اور لوگ دلوں میں ایک دوسرے سے کشیدہ رہیں گے، نسب کا معیار زنا ہوگا، عفت و پاکدامنی نرالی چیز سمجھی جائے گی اور اسلام کا لبادہ پوستین کی طرح الٹا اوڑھا جائے گا۔

--☆☆--

خطبہ (۱۰۷)

ہر چیز اس کے سامنے عاجز و سرنگوں اور ہر شے اس کے سہارے وابستہ ہے۔ وہ ہر فقیر کا سرمایہ، ہر ذلیل کی آبرو، ہر کمزور کی توانائی اور ہر مظلوم کی پناہ گاہ ہے۔ جو کہے اس کی بات بھی وہ سنتا ہے اور جو چپ رہے اس کے بھید سے بھی وہ آگاہ ہے۔ جو زندہ ہے اس کے رزق کا ذمہ اس پر ہے اور جو مر جائے اس کا پلٹنا اسی کی طرف ہے۔ (اے اللہ!) آنکھوں نے تجھے دیکھا نہیں کہ تیری خبر دے سکیں، بلکہ تُو تو اس وصف کرنے والی مخلوق سے پہلے موجود تھا۔

تو نے (تنہائی کی) وحشتوں سے اکتا کر مخلوق کو پیدا نہیں کیا اور نہ اپنے کسی فائدے کے پیش نظر ان سے اعمال کرائے۔ جسے تو گرفت میں لانا چاہے وہ تجھ سے آگے بڑھ کر جا نہیں سکتا اور جسے تو نے گرفت میں لے لیا پھر وہ نکل نہیں سکتا۔ جو تیری مخالفت کرتا ہے ایسا نہیں کہ وہ تیری فرمانروائی کو نقصان پہنچائے اور جو تیری اطاعت کرتا ہے وہ تیرے ملک (کی وسعتوں) کو بڑھا نہیں دیتا اور جو تیری قضا و قدر پر بگڑ اُٹھے وہ تیرے امر کو رد نہیں کر سکتا اور جو تیرے حکم سے منہ موڑ لے وہ تجھ سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ ہر چھپی ہوئی چیز تیرے لئے ظاہر اور